سورہ نمبر (۴۹)

سُوْرَةُ الْحُجُرٰتِ

مع کنز الایمان وخزائن العرفان

الاسلامی.نیٹ

www.AL ISLAMI.NET

سُوْرَةُ الْحُجُرٰتِ

سُوْرَةُ الْحُجُرٰتِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورہ حجرات مدنی ہے (اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۲) اس میں ۱۸ آیتیں اور ۲ رکوع ہیں

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا

اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو ف۳ اور

اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ① يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا

اللہ سے ڈرو بیشک اللہ سنتا جانتا ہے اے ایمان والو اپنی آوازیں

اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ

اونچی نہ کرو اس غیب بتانے والے (نبی) کی آواز سے ف۴ اور ان کے حضور بات چلّا کر نہ کہو

بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ②

جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو کہ کہیں تمہارے عمل اکارت نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو ف۵

اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰۗىِٕكَ

بیشک وہ جو اپنی آوازیں پست کرتے ہیں رسول اللہ کے پاس ف۶ وہ ہیں

الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى ۭ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ

جن کا دل اللہ نے پرہیزگاری کے لیے پرکھ لیا ہے ان کے لیے بخشش اور بڑا

عَظِيْمٌ ③ اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَاۗءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ

ثواب ہے بے شک وہ جو تمہیں حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں ان میں اکثر

لَا يَعْقِلُوْنَ ④ وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا

بے عقل ہیں ف۷ اور اگر وہ صبر کرتے یہاں تک کہ آپ ان کے پاس تشریف لاتے ف۸ تو یہ ان کے لیے

لَّهُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ⑤ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ جَاۗءَكُمْ

بہتر تھا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ف۹ اے ایمان والو اگر کوئی فاسق تمہارے پاس

فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا اَنْ تُصِيْبُوْٓا قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا

کوئی خبر لائے تو تحقیق کر لو ف۱۰ کہ کہیں کسی قوم کو بے جانے ایذا نہ دے بیٹھو پھر

ف۲ سورہ حجرات مدنیہ ہے اس میں دو رکوع اٹھارہ آیتیں تین سو تینتالیس کلمے اور ایک ہزار چار سو چھہتر حرف ہیں ف۳ یعنی تمہیں لازم ہے کہ اصلاً تم سے تقدیم واقع نہ ہو نہ قول میں نہ فعل میں کہ تقدم کرنا رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ادب و احترام کے خلاف ہے بارگاہ رسالت میں نیازمندی و آداب لازم ہیں

ع ۳ ۱۲

شانِ نزول چند شخصوں نے عید اضحی کے دن سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے پہلے قربانی کر لی تو انکو حکم دیا گیا کہ دوبارہ قربانی کریں اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے مروی ہے کہ بعضے لوگ رمضان سے ایک روز پہلے ہی روزہ رکھنا شروع کر دیتے تھے اُنکے حق میں یہ آیت نازل ہوئی اور حکم دیا گیا کہ روزہ رکھنے میں اپنے نبی سے تقدم نہ کرو (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) ف۴ یعنی جب حضور میں کچھ عرض کرو تو آہستہ پست آواز سے عرض کرو یہی دربارِ رسالت کا ادب و احترام ہے ف۵ اس آیت میں حضور کا اجلال و اکرام و ادب و احترام تعلیم فرمایا گیا اور حکم دیا گیا کہ ندا کرنے میں ادب کا پورا لحاظ رکھیں جیسے آپس میں ایک دوسرے کو نام لے کر پکارتے ہیں اس طرح نہ پکاریں بلکہ کلمات ادب و تعظیم و توصیف و تکریم و القاب عظمت کے ساتھ عرض کرو جو عرض کرنا ہو کہ ترک ادب سے نیکیوں کے برباد ہونے کا اندیشہ ہے شانِ نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی ہے کہ یہ آیت ثابت بن قیس بن شماس کے حق میں نازل ہوئی انہیں ثقل سماعت تھا اور آواز ان کی اونچی تھی بات کرنے میں آواز بلند ہو جایا کرتی تھی جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت ثابت اپنے گھر میں بیٹھ رہے اور کہنے لگے کہ میں اہل نار سے ہوں حضور نے حضرت سعد سے انکا حال دریافت فرمایا انھوں نے عرض کیا کہ وہ میرے پڑوسی ہیں اور میرے علم میں انھیں کوئی بیماری تو نہیں ہوئی پھر آ کر حضرت ثابت سے اسکا ذکر کیا ثابت نے کہا کہ یہ آیت نازل ہوئی اور تم جانتے ہو کہ میں تم سب سے زیادہ بلند آواز ہوں تو میں جہنمی ہو گیا حضرت سعد نے یہ حال خدمت اقدس میں عرض کیا تو حضور نے فرمایا کہ وہ اہل جنت سے ہیں ف۶ براہ ادب و تعظیم شانِ نزول آیہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ کے نازل ہونے کے بعد حضرت ابوبکر صدیق و عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہما اور بعض اور صحابہ نے بہت احتیاط لازم کر لی اور خدمت اقدس میں بہت ہی پست آواز سے عرض معروض کرتے ان حضرات کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی ف۷ شانِ نزول یہ آیت وفد بنی تمیم کے حق میں نازل ہوئی کہ رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں دوپہر کے وقت پہونچے جبکہ حضور آرام فرما رہے تھے ان لوگوں نے حجروں کے باہر سے حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو پکارنا شروع کیا حضور تشریف لے آئے ان لوگوں کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی اور اجلال شان رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا بیان فرمایا گیا کہ بارگاہ اقدس میں اس طرح پکارنا جہل و بے عقلی ہے اور ان لوگوں کو ادب کی تلقین کی گئی ف۸ اس وقت وہ عرض کرتے جو انھیں عرض کرنا تھا یہ ادب ان پر لازم تھا اسکو بجا لاتے ف۹ انہیں سے اُنکے لیے جو توبہ کریں ف۱۰ کہ صحیح ہے یا غلط شانِ نزول یہ آیت ولید بن عقبہ کے حق میں نازل ہوئی کہ رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے انکو بنی مصطلق سے صدقات وصول کرنے بھیجا تھا اور زمانہ جاہلیت میں اِنکے اور اُنکے درمیان عداوت تھی جب ولید انکے دیار کے قریب پہونچے اور انھیں خبر ہوئی تو اس خیال سے کہ وہ رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے بھیجے ہوئے ہیں بہت سے لوگ تعظیماً انکے استقبال کو آئے ولید نے گمان کیا کہ یہ پرانی عداوت سے مجھے قتل کرنے آ رہے ہیں یہ خیال کر کے ولید واپس ہو گئے اور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے عرض کر دیا کہ حضور ان لوگوں نے صدقہ کو منع کر دیا اور میرے قتل کے درپے ہو گئے حضور نے خالد بن ولید کو تحقیق حال کیلئے بھیجا حضرت خالد نے دیکھا کہ وہ لوگ اذانیں کہتے ہیں نمازیں پڑھتے ہیں اور ان لوگوں نے صدقات پیش کر دیے حضرت خالد یہ صدقات لیکر خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور واقعہ عرض کیا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی بعض مفسرین نے کہا کہ یہ آیت عام ہے اس بیان میں نازل ہوئی ہے کہ فاسق کے قول پر اعتماد نہ کیا جائے مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ ایک شخص اگر عادل ہو تو اس کی خبر معتبر ہے

ف۱ اگر تم جھوٹ بولو گے تو اللہ تعالیٰ انکو خبردار کرنے کہ وہ تمہارا افشاء حال کرکے تمہیں رسوا کردینگے ف۲ اور تمہاری رائے کے مطابق حکم دیدیں ف۳ کہ طریق حق پر قائم رہے ف۴ شانِ نزول نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم دراز گوش پر سوار تشریف لیجاتے تھے انصار کی مجلس پر گزر ہوا وہاں تھوڑا سا توقف فرمایا اس جگہ دراز گوش نے پیشاب کیا تو ابن ابی نے ناک بند کرلی حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ
حضور کے دراز گوش کا پیشاب تیرے مشک سے بہتر خوشبو رکھتا ہے حضور تو تشریف لے گئے ان دونوں میں بات بڑھ گئی اور ان دونوں کی قومیں آپس میں لڑ گئیں اور
ہاتھا پائی تک نوبت پہنچی تو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واپس تشریف لائے اور ان میں صلح کرادی اس معاملہ میں یہ آیت نازل ہوئی ف۵ ظلم کرے اور صلح سے منکر ہوجائے مسئلہ باغی گروہ کا یہی حکم ہے کہ اس سے قتال کیا جائے یہانتک کہ وہ جنگ سے باز آئے ف۶ کہ آپس میں دینی رابطہ اور اسلامی محبت کے ساتھ مربوط ہیں یہ رشتہ تمام دنیوی رشتوں سے قوی تر ہے ف۷ جب کبھی انمیں نزاع واقع ہو ف۸ کیونکہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنا اور پرہیزگاری اختیار کرنا مومنین کی باہمی محبت و مودت کا سبب ہے اور جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ کی رحمت اسپر ہوتی ہے ف۹ شانِ نزول اس آیت کا نزول کئی واقعوں میں ہوا پہلا واقعہ یہ ہے کہ ثابت بن قیس بن شماس کو ثقل سماعت تھا جب وہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مجلس شریف میں حاضر ہوتے تو صحابہ انہیں آگے بٹھاتے اور انکے لیے جگہ خالی کردیتے تاکہ وہ حضور کے قریب حاضر رہ کر کلام مبارک سن سکیں ایکروز انہیں حاضری میں دیر ہوگئی اور مجلس شریف خوب بھر گئی اسوقت ثابت آئے اور قاعدہ یہ تھا کہ جو شخص ایسے وقت آتا اور مجلس میں جگہ نہ پاتا تو جہاں ہوتا کھڑا رہتا ثابت آئے تو وہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قریب بیٹھنے کیلیے لوگوں کو ہٹاتے ہوئے یہ کہتے چلے کہ جگہ دو جگہ یہانتک کہ وہ حضور کے قریب پہونچ گئے اور ان کے اور حضور کے درمیان میں صرف ایک شخص رہ گیا انھوں نے اس سے بھی کہا کہ جگہ دو اس نے کہا تمہیں جگہ مل گئی بیٹھ جاؤ ثابت غصہ میں آکر اسکے پیچھے بیٹھ گئے اور جب دن خوب روشن ہوا تو ثابت نے اسکا جسم دباکر کہا کہ کون اس نے کہا کہ میں فلاں شخص ہوں ثابت نے اسکی ماں کا نام لیکر کہا فلانی کا لڑکا اسپر اس شخص نے شرم سے سر جھکا لیا اور اس زمانہ میں ایسا کلمہ عار دلانے کے لیے کہا جاتا تھا اس پر یہ آیت نازل ہوئی دوسرا واقعہ ضحاک نے بیان کیا کہ یہ آیت بنی تمیم کے حق میں نازل ہوئی جو حضرت عمار و خباب و بلال و صہیب و سلمان و سالم وغیرہ غریب صحابہ کی غربت دیکھ کر انکے ساتھ تمسخر کرتے تھے انکے حق میں یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ مرد مردوں سے نہ ہنسیں یعنی مالدار غریبوں کی ہنسی نہ بنائیں نہ عالی نسب غیر ذی نسب کی اور نہ تندرست اپاہج کی نہ بینا اس کی جسکی آنکھ میں عیب ہو ف۱۰ صدق و اخلاص میں ف۱۱ شانِ نزول یہ آیت ام المومنین حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حق میں نازل ہوئی انہیں معلوم ہوا تھا کہ ام المومنین حضرت حفصہ نے انہیں یہودی کی لڑکی کہا اسپر انہیں رنج ہوا اور روئیں اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شکایت کی تو حضور نے فرمایا کہ تم نبی زادی اور نبی کی بی بی ہو تم پر وہ کیا فخر کرتی ہیں اور حضرت حفصہ سے فرمایا اے حفصہ خدا سے ڈرو (الترمذی وقال حسن صحیح غریب) ف۱۲ ایک دوسرے پر عیب نہ لگاؤ اگر ایک مومن نے دوسرے مومن پر عیب لگایا تو گویا اپنے ہی آپ کو عیب لگایا ف۱۳ جو انہیں ناگوار معلوم ہوں مسائل حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اگر کسی آدمی نے کسی برائی سے توبہ کرلی ہو اسکو بعد توبہ اس برائی سے عار دلانا بھی اس نہی میں داخل اور ممنوع ہے بعض علماء نے فرمایا کہ کسی مسلمان کو کتا یا گدھا یا سور کہنا بھی اسی میں داخل ہے بعض علماء نے فرمایا کہ اس سے وہ القاب مراد ہیں جن سے مسلمان کی برائی نکلتی ہو اور اس کو ناگوار ہو لیکن تعریف کے القاب جو سچے ہوں ممنوع نہیں جیسے کہ حضرت
ابوبکر کا لقب عتیق اور حضرت عمر کا فاروق اور حضرت عثمان کا ذوالنورین اور حضرت علی کا ابوتراب اور حضرت خالد کا سیف اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور جو القاب بمنزلہ علم ہوگئے اور صاحب القاب کو ناگوار نہیں وہ القاب بھی ممنوع نہیں جیسے کہ اعمش اعرج

عَلٰی مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِیْنَ (6) وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ فِیْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِؕ لَوْ
اپنے کیے پر پچھتاتے رہجاؤ اور جان لو کہ تم میں اللہ کے رسول ہیں ف۱

یُطِیْعُكُمْ فِیْ كَثِیْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَیْكُمُ
بہت معاملوں میں اگر یہ تمہاری خوشی کریں ف۲ تو تم ضرور مشقت میں پڑو لیکن اللہ نے تمہیں

الْاِیْمَانَ وَزَیَّنَهٗ فِیْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَ اِلَیْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَ
ایمان پیارا کردیا ہے اور اسے تمہارے دلوں میں آراستہ کردیا اور کفر اور حکم عدولی اور نافرمانی

الْعِصْیَانَؕ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ (7) فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَنِعْمَةًؕ
تمہیں ناگوار کردی ایسے ہی لوگ راہ پر ہیں ف۳ اللہ کا فضل اور احسان

وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ (8) وَاِنْ طَآىٕفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اقْتَتَلُوْا
اور اللہ علم و حکمت والا ہے اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑیں

فَاَصْلِحُوْا بَیْنَهُمَاۚ فَاِنْۢ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِیْ
تو ان میں صلح کراؤ ف۴ پھر اگر ایک دوسرے پر زیادتی کرے ف۵ تو اس زیادتی والے سے

تَبْغِیْ حَتّٰى تَفِیْٓءَ اِلٰۤى اَمْرِ اللّٰهِۚ فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَهُمَا
لڑو یہانتک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف پلٹ آئے پھر اگر پلٹ آئے تو انصاف کیساتھ انمیں اصلاح کردو

بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْاؕ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ (9) اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ
اور عدل کرو بے شک عدل والے اللہ کو پیارے ہیں مسلمان مسلمان

اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَ اَخَوَیْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (10) ع
بھائی ہیں ف۶ تو اپنے دو بھائیوں میں صلح کرو ف۷ اور اللہ سے ڈرو کہ تم پر رحمت ہو ف۸

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُوْنُوْا
اے ایمان والو نہ مرد مردوں سے ہنسیں ف۹ عجب نہیں کہ وہ ان ہنسنے والوں سے

خَیْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُنَّ خَیْرًا مِّنْهُنَّۚ وَ
بہتر ہوں ف۱۰ اور نہ عورتیں عورتوں سے دور نہیں کہ وہ ان ہنسنے والیوں سے بہتر ہوں ف۱۱ اور

لَا تَلْمِزُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِؕ بِئْسَ الِاسْمُ
آپس میں طعنہ نہ کرو ف۱۲ اور ایک دوسرے کے برے نام نہ رکھو ف۱۳ کیا ہی برا نام ہے

منزل ٦

ع ١ ١٠ ١٣

الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ ۚ وَمَنْ لَّمْ یَتُبْ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ (۱۱)
مسلمان ہو کر فاسق کہلانا ف۱ اور جو توبہ نہ کریں تو وہی ظالم ہیں

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا کَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۫ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ
اے ایمان والو بہت گمانوں سے بچو ف۲ بیشک کوئی گمان گناہ ہو جاتا ہے ف۳

اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُکُمْ بَعْضًا ؕ اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ
اور عیب نہ ڈھونڈو ف۴ اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو ف۵ کیا تم میں کوئی پسند رکھے گا

اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا فَکَرِهْتُمُوْهُ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ
کہ اپنے مرے بھائی کا گوشت کھائے تو یہ تمہیں گوارا نہ ہوگا ف۶ اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا

رَّحِیْمٌ (۱۲) یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ وَّاُنْثٰی وَجَعَلْنٰکُمْ
مہربان ہے اے لوگو ہم نے تمہیں ایک مرد ف۷ اور ایک عورت ف۸ سے پیدا کیا

شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ؕ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰکُمْ ؕ اِنَّ
ف۹ اور تمہیں شاخیں اور قبیلے کیا کہ آپس میں پہچان رکھو ف۱۰ بیشک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے ف۱۱

اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ (۱۳) قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ؕ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰکِنْ
بیشک اللہ جاننے والا خبردار ہے گنوار بولے ہم ایمان لائے ف۱۲ تم فرماؤ تم ایمان تو نہ لائے ف۱۳ ہاں

قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا یَدْخُلِ الْاِیْمَانُ فِیْ قُلُوْبِکُمْ ؕ وَاِنْ تُطِیْعُوا اللّٰهَ
یوں کہو کہ ہم مطیع ہوئے ف۱۴ اور ابھی ایمان تمہارے دلوں میں کہاں داخل ہوا ف۱۵ اور اگر تم اللہ

وَرَسُوْلَهٗ لَا یَلِتْکُمْ مِّنْ اَعْمَالِکُمْ شَیْئًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (۱۴)
اور اسکے رسول کی فرمانبرداری کروگے ف۱۶ تو تمہارے کسی عمل کا تمہیں نقصان نہ دیگا ف۱۷ بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ یَرْتَابُوْا وَ
ایمان والے تو وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے پھر شک نہ کیا ف۱۸ اور

جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِکَ هُمُ
اپنی جان اور مال سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا وہی

الصّٰدِقُوْنَ (۱۵) قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِدِیْنِکُمْ ؕ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ مَا فِی
سچے ہیں ف۱۹ تم فرماؤ کیا تم اللہ کو اپنا دین بتاتے ہو اور اللہ جانتا ہے جو کچھ

منزل ٦

ف۱ تو اے مسلمانوں کسی مسلمان کی ہنسی بنا کر یا اسکو عیب لگا کر یا اسکا نام بگاڑ کر اپنے آپ کو فاسق نہ کہلاؤ ف۲ کیونکہ ہر گمان صحیح نہیں ہوتا ف۳ مسئلہ مومن صالح کیساتھ برا گمان ممنوع ہے اسی طرح اسکا کوئی کلام سنکر فاسد معنی مراد لینا باوجودیکہ اسکے دوسرے صحیح معنی موجود ہوں اور مسلمان کا حال اُنکے موافق ہو یہ بھی گمان بد میں داخل ہے سفیان ثوری رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا گمان دو طرح کا ہے ایک وہ کہ دل میں آئے اور زبان سے بھی کہدیا جائے یہ اگر مسلمان پر بدی کیساتھ ہے گناہ ہے دوسرا یہ کہ دل میں آئے اور زبان سے نہ کہا جائے یہ اگرچہ گناہ نہیں مگر اس سے بھی دل خالی کرنا ضرور ہے مسئلہ گمان کی کئی قسمیں ہیں ایک واجب ہے وہ اللہ کیساتھ اچھا گمان رکھنا ایک مستحب وہ مومن صالح کیساتھ نیک گمان ایک ممنوع حرام وہ اللہ عزوجل کیساتھ برا گمان کرنا اور مومن کیساتھ برا گمان کرنا ایک جائز وہ فاسق معلن کیساتھ ایسا گمان کرنا جیسے افعال اس سے ظہور میں آتے ہوں ف۴ یعنی مسلمانوں کی عیب جوئی نہ کرو اور انکے چھپے حال کی جستجو میں نہ رہو جسے اللہ تعالی نے اپنی ستاری سے چھپایا حدیث شریف میں ہے گمان سے بچو گمان بڑی جھوٹی بات ہے اور مسلمانوں کی عیب جوئی نہ کرو انکے ساتھ حرص و حسد بغض بے مروتی نہ کرو اے اللہ تعالی کے بندو بھائی بنے رہو جیسا تمہیں حکم دیا گیا مسلمان مسلمان کا بھائی ہے اس پر ظلم نہ کرے اسکو رسوا نہ کرے اسکی تحقیر نہ کرے تقوی یہاں ہے تقوی یہاں ہے تقوی یہاں ہے (اور یہاں کے لفظ سے اپنے سینے کی طرف اشارہ فرمایا) آدمی کیلئے یہ برائی بہت ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر دیکھے ہر مسلمان مسلمان پر حرام ہے اس کا خون بھی اس کی آبرو بھی اسکا مال بھی اللہ تعالی تمہارے جسموں اور صورتوں اور عملوں پر نظر نہیں فرماتا لیکن تمہارے دلوں پر نظر فرماتا ہے (بخاری و مسلم) حدیث جو بندہ دنیا میں دوسرے کی پردہ پوشی کرتا ہے اللہ تعالی روز قیامت اس کی پردہ پوشی فرمائیگا ف۵ حدیث شریف میں ہے کہ غیبت یہ ہے کہ مسلمان بھائی کے پیٹھ پیچھے ایسی بات کہی جائے جو اسے ناگوار گزرے اگر وہ بات سچی ہے تو غیبت ہے ورنہ بہتان ف۶ تو مسلمان بھائی کی غیبت بھی گوارا نہ ہونی چاہیے کیونکہ اسکو پیٹھ پیچھے برا کہنا اسکے مرنے کے بعد اسکا گوشت کھانے کی مثل ہے کیونکہ جسطرح کسی کا گوشت کاٹنے سے اسکو ایذا ہوتی ہے اسیطرح اسکی بدگوئی سے قلبی تکلیف ہوتی ہے اور در حقیقت آبرو گوشت سے زیادہ پیاری ہے شانِ نزول سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم جب جہاد کیلئے روانہ ہوتے اور سفر فرماتے تو ہر دو مالداروں کے ساتھ ایک غریب مسلمان کو کر دیتے کہ وہ غریب انکی خدمت کرے وہ اسے کھلائیں پلائیں ہر ایک کا کام چلے اسی طرح حضرت سلمان رضی اللہ تعالی عنہ دو آدمیوں کے ساتھ کئے گئے تھے ایک روز وہ سو گئے اور کھانا تیار نہ کر سکے تو ان دونوں نے انہیں کھانا طلب کرنے کیلئے رسول کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا حضور کے خادم مطبخ حضرت اسامہ تھے رضی اللہ تعالی عنہ ان کے پاس کچھ رہا نہ تھا انہوں نے فرمایا کہ میرے پاس کچھ نہیں حضرت سلمان رضی اللہ تعالی عنہ نے یہی آ کر کہدیا تو ان دونوں رفیقوں نے کہا کہ اسامہ (رضی اللہ تعالی عنہ) نے بخل کیا جب وہ حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے فرمایا میں تمہارے منہ میں گوشت کی رنگت دیکھتا ہوں انہوں نے عرض کیا ہم نے گوشت کھایا ہی نہیں فرمایا تم نے غیبت کی اور جو مسلمان کی غیبت کرے اس نے مسلمان کا گوشت کھایا مسئلہ غیبت بالاتفاق کبائر میں سے ہے غیبت کرنیوالے کو توبہ لازم ہے ایک حدیث میں یہ ہے کہ غیبت کا کفارہ یہ ہے کہ جسکی غیبت کی ہے اسکے لیے دعائے مغفرت کرے مسئلہ فاسق معلن کے عیب کا بیان غیبت نہیں حدیث شریف میں ہے کہ فاجر کے عیب بیان کرو کہ لوگ اس سے بچیں مسئلہ حسن رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ تین شخصوں کی حرمت نہیں ایک صاحب ہوا (بدمذہب) دوسرا فاسق معلن تیسرا بادشاہ ظالم یعنی انکے عیوب بیان کرنا غیبت نہیں ف۷ حضرت آدم علیہ السلام ف۸ حضرت حوا ف۹ نسب کے اس انتہائی درجہ پر جا کر تم سب کے سب مل جاتے ہو تو نسب میں تفاخر اور تفاضل کی کوئی وجہ نہیں سب برابر ہو ایک جد اعلی کی اولاد ف۱۰ اور ایک دوسرے کا نسب جانے اور کوئی اپنے باپ دادا کے سوا دوسرے کی طرف اپنی نسبت نہ کرے نہ یہ کہ نسب پر فخر کرے اور دوسروں کی تحقیر کرے اس کے بعد اس چیز کا بیان فرمایا جاتا ہے جو انسان کیلئے شرافت و فضیلت کا سبب اور جس سے اسکو بارگاہ الہی میں عزت حاصل ہوتی ہے ف۱۱ اس سے معلوم ہوا کہ مدار عزت و فضیلت کا پرہیزگاری ہے نہ کہ نسب شانِ نزول رسول کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے بازار مدینہ میں ایک حبشی غلام ملاحظہ فرمایا جو یہ کہہ رہا تھا کہ جو مجھے خریدے اس سے میری یہ شرط ہے کہ مجھے رسول کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی اقتدا میں پانچوں نمازیں ادا کرنے سے منع نہ کرے اس غلام کو ایک شخص نے خرید لیا پھر وہ غلام بیمار ہو گیا تو سید عالمین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اسکی عیادت کیلئے تشریف لائے پھر اس کی وفات ہو گئی اور رسول کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اسکے دفن میں تشریف لائے اسپر لوگوں نے کچھ کہا اسپر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ف۱۲ شانِ نزول یہ آیت بنی اسد بن خزیمہ کی ایک جماعت کے حق میں نازل ہوئی جو خشک سالی کے زمانہ میں رسول کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے اسلام کا اظہار کیا اور حقیقت میں وہ ایمان نہ رکھتے تھے ان لوگوں نے مدینہ کے رستے میں گندگیاں کیں اور وہاں کے بھاؤ گراں کر دیے صبح و شام رسول کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی خدمت میں آ کر اپنے اسلام لانیکا احسان جتاتے اور کہتے ہمیں کچھ دیجیے اُنکے حق میں یہ آیت نازل ہوئی ف۱۳ صدق دل سے ف۱۴ ظاہر میں ف۱۵ مسئلہ محض زبانی اقرار جسکے ساتھ قلبی تصدیق نہ ہو معتبر نہیں اس سے آدمی مومن نہیں ہوتا اطاعت و فرمانبرداری اسلام کے لغوی معنی ہیں اور شرعی معنی میں اسلام اور ایمان ایک ہیں کوئی فرق نہیں ف۱۶ ظاہراً و باطناً صدق و اخلاص کیساتھ نفاق کو چھوڑ کر ف۱۷ تمہاری نیکیوں کا ثواب کم نہ کریگا ف۱۸ اپنے دین و ایمان میں ف۱۹ ایمان کے دعوی میں شانِ نزول جب یہ دونوں آیتیں نازل ہوئیں تو اعراب سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے قسمیں کھائیں کہ ہم مومن مخلص ہیں اسپر اگلی آیت نازل ہوئی اور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو خطاب فرمایا گیا۔

ف۱ اس سے کچھ مخفی نہیں
ف۲ مومن کا ایمان بھی اور منافق کا نفاق بھی تمہارے بتانے اور خبر دینے کی حاجت نہیں
ف۳ اپنے دعوی میں
ف۴ اس سے تمہارا کوئی حال چھپا نہیں نہ ظاہر نہ مخفی

السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿١٦﴾ يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ

آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے ف۱ اور اللہ سب کچھ جانتا ہے ف۲ اے محبوب وہ تمہارا احسان

اَنْ اَسْلَمُوْا ؕ قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَيَّ اِسْلَامَكُمْ ۚ بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ

جتاتے ہیں کہ مسلمان ہوگئے تم فرماؤ اپنے اسلام کا احسان مجھ پر نہ رکھو بلکہ اللہ تم پر احسان رکھتا ہے کہ اس نے

اَنْ هَدٰىكُمْ لِلْاِيْمَانِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿١٧﴾ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ

تمہیں اسلام کی ہدایت کی اگر تم سچے ہو ف۳ بیشک اللہ جانتا ہے

غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿١٨﴾ ع

آسمانوں اور زمین کے سب غیب اور اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے ف۴

ع ٢ ١٤

سورۂ حجرات سے قرآن کی آخری سورہ ناس تک کی سورتیں مفصل کہلاتی ہیں ان سورتوں میں بیشتر سورتوں کے فضائل جہاں الگ الگ پائے جاتے ہیں ان کے اجتماعی فضائل بھی ملتے ہیں ان سورتوں کی سب سے عظیم فضیلت جسے قرار دیا جاسکتا ہے وہ یہ ہے کہ حضور ﷺ نے ان کے بارے میں فرمایا ہے کہ ان سورتوں کے ذریعہ مجھے امتیاز بخشا گیاہے ان کے علاوہ دوسری سورتوں کابدل پچھلے انبیاءِ کرام علیہم السلام کو دیا گیا۔ مگر یہ سورتیں تو صرف میرے حصے میں آئیں اور صرف مجھے ان کا اعزاز بخشا گیا۔

حضرت واثلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا توریت کی جگہ مجھے ساتھ طویل سورتیں دی گئیں اور زبور کی جگہ مئین دی گئیں اور انجیل کی جگہ مثانی دی گئیں اور مفصل سے مجھے فضیلت وامتیاز بخشا گیا۔(درمنثور ص:۱۰۱، ج:۶، مسند امام احمد، طبرانی، ابن جریر وشعب الایمان از بیہقی، کنزالعمال ص:۱۴۳، ج:۱)

ماخوذ: فضائل قرآن، مطبوعہ المجمع الاسلامی، مبارک پور